حج

فوائد ومنافع

تحریر: شعیب احمد میر پوری
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ دینا۔ (۴) رمضان کے روزے رکھنا۔ (۵) حج ادا کرنا اگر استطاعت ہو۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ نے مالدار مسلمانوں پر زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض کیا ہے۔ آیت ''تو حج ان لوگوں پر فرض ہے جو مالی اور جسمانی طور پر اس کی استطاعت رکھتے ہوں، لہٰذا جو لوگ مالی وجسمانی طور پر حج کی قدرت نہ رکھتے ہوں ان پر حج فرض نہیں ہے''۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے حج میں بہت سارے دینی و دنیاوی فوائد رکھے ہیں۔ ان کا شمار اور احاطہ مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حج کی ادائیگی کا حکم دیتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے کہ وہ مقامات حج آئیں تو اپنے فوائد کا مشاہدہ کریں۔

حج کے فوائد میں سے کچھ وہ ہیں جو مسلمانوں کو معلوم ہیں اور کچھ وہ جو معلوم نہیں ہیں۔ بعض فوائد انفرادی نوعیت کیلئے جبکہ بعض اجتماعی نوعیت کے ہیں۔ شیخ الاسلام امام ابن جریرؒ نے اپنی تفسیر میں اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ مفسرین کا کہنا ہے کہ فوائد سے مراد تجارت اور دنیاوی منافع ہیں اور دیگر کا کہنا ہے کہ آخرت کا اجر اور دنیاوی تجارت مراد ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ فوائد سے مراد گناہوں کی معافی اور مغفرت ہے۔ امام ابن جریرؒ نے تینوں اقوال نقل کرنے کے بعد کہا کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی کوشش اور کاروبار سے ہونے والے منافع ہیں۔ ہمارے خیال میں حج سے جو فوائد مراد ہیں ان میں نمایاں ترین یہ ہیں۔

۱۔ حاجی حج کر کے خدا ترسی کی نعمت حاصل کرتا ہے۔

۲۔ کسی لڑائی جھگڑے کے بغیر نیک نیتی کے ساتھ حج کرنے کی صورت میں گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۳۔ حاجی حج کے شعائر مکمل کر کے ارضِ مقدس سے اپنے وطن ایسی حالت میں واپس ہوتا ہے گویا اس نے حج کے ذریعے نیا جنم لیا ہے اور گناہوں سے پاک اور صاف ہو گیا ہے۔

۴۔ حاجی کو حج کے دوران اللہ کا ذکر اور دعائیں کثرت سے کرنے کا موقع نصیب ہوتا ہے۔

۵۔ حاجی حج کے بعد اللہ کے ذکر کا عادی ہو جاتا ہے اور اس کی زبان ذکر اللہ سے تر رہتی ہے۔

۶۔ حاجی کو رجوع الی اللہ کی نعمت بھی نصیب ہو جاتی ہے۔
۷۔ حاجی کی آخرت کی جانب توجہ بڑھ جاتی ہے۔
۸۔ حاجی کو غریبوں، مسکینوں اور محتاجوں کی مدد کے مواقع نصیب ہوتے ہیں اور حج کے بعد ان اصناف کے لوگوں کے ساتھ دل کھول کر تعاون کرتا ہے۔
۹۔ حاجی کو حج کے دوران تجارتی نفع بھی ہوتا ہے۔اشیاء آسان اور کم قیمت پر دستیاب ملتی ہیں۔
۱۰۔ بعض حجاج کو بعض تاجروں اور صنعتکاروں سے ملاقات کر کے اپنے مصنوعات اور تجارتی اشیاء کے تبادلے کے معاہدے بھی مل جاتے ہیں۔
۱۱۔ حجاج کرام ایک دوسرے سے تعارف حاصل کرتے ہیں۔
۱۲۔ حجاج کرام ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔
۱۳۔ مقامات حج اور ان سے وابستہ شخصیتوں کے کردار کی یاد تازہ کر کے ان جیسا بننے کی امید اپنے دل و دماغ میں پیدا ہوتی ہے۔
۱۴۔ حاجی کے دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت زیادہ ہو جاتی ہے۔
۱۵۔ حاجی کا قرآن کے ساتھ زیادہ لگاؤ ہو جاتا ہے۔
۱۶۔ حاجی کا دل بیت اللہ کے ساتھ لگ جاتا ہے اور وہ اللہ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔
۱۷۔ حاجی کو حج کے دوران نمازوں کا اجر و ثواب لاکھوں نماز کے برابر ملتا ہے۔
۱۸۔ حاجی کو جنت کے باغیچوں میں نماز پڑھنے کا موقع ملتا ہے۔
۱۹۔ حاجی کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔
۲۰۔ حاجی نوافل کا عادی بن جاتا ہے اور تہجد گزار بندہ بن کر واپس لوٹتا ہے۔

اسی طرح حج کے دینی اور دنیاوی بے شمار فوائد اور بھی ہیں۔ ہر حاجی کو چاہیے کہ اس حوالے سے اپنے طور پر حج کے فوائد کے بارے میں سوچنے اور سمجھنے کا اہتمام کرے اور اللہ تعالیٰ کا سچا اور پکا مومن بندہ بن جائے۔

حج کی شرائط:

۱۔ پہلی شرط یہ ہے کہ انسان مسلمان ہو، غیر مسلم کو حج کی اجازت نہیں۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ انسان عاقل ہو، پاگل، مجنون پر حج فرض نہیں۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ انسان بالغ ہو، بالغ ہونا ضروری ہے۔ نابالغ یا بچے کا حج فرض نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "بچے کو خواہ دس حج کروالو مگر اس کی بلوغت پر اس کا فرض حج اسے ادا کرنا ہوگا"۔

۴۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ انسان آزاد ہو، اپنی مرضی اور شعور کے ساتھ حج کرے۔ غلام اپنے مالک کی مرضی کے تابع اور اس کا کام ہر وقت اپنے مالک کی خدمت کرنا ہے۔

۵۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ صاحبِ استطاعت ہو۔ یعنی مال اور صحت اور لفظ استطاعت میں تقریباً پانچ چھ باتیں شامل ہیں۔

☆ مالی حالت اصل ضرورت سے زائد ہو۔ قرض سے مبرا ہو، اس طرح راستہ کے سفر خرچ اور سواری وغیرہ کیلئے کافی ہو، اسی طرح حاجی سفر پر جانے سے پہلے ان تمام افراد کا خرچ اس دورانیہ کیلئے مہیا کر کے پھر سفر حج کا آغاز کرے۔

☆ وقت کا ہونا بھی ضروری ہے، کیونکہ ایک یا دو دن میں حج نہیں ہوتا۔ بلکہ مناسک حج کیلئے جو ایام مخصوص ہیں، ان میں فراغت ضروری ہے۔

☆ امراض وعوارض سے محفوظ ہو۔ اگر مرض ایسا ہے کہ بڑھ جانے کا خطرہ ہے یا جان کا خطرہ یا اس مرض سے اور لوگوں کو نقصان ہوگا تو ایسے شخص پر حج فرض نہیں۔

☆ عورتوں کیلئے، ان کے ساتھ محرم ہونا لازم ہے۔ اگر محرم نہیں ہے تو جاننے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائے۔ اگر یہ بھی ممکن نہیں تو وہ حج پر نہیں جاسکتی۔ حج اس پر فرض نہیں۔

آخری بات یا آخری شرط: حج کے قبول ہونے کی اور حج مقبول اور مبرور کیلئے کہ دورانِ سفر اور حج کے ایام میں بدعات سے اجتناب کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک بوڑھا پیش کیا گیا جو اپنے لڑکوں کے کندھوں کے سہارے پیدل سفر کر رہا تھا اور اس سے چلا نہیں جا رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس نے پیدل سفر کی منت مانی ہے۔ آپ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار کیا اور حکم دیا کہ اس کیلئے سواری مہیا کی جائے اور یہ اس پر سفر کرے۔ اسی طرح دوسری حدیث میں ذکر آتا ہے: آپ ﷺ نے دیکھا کہ مطاف میں ایک شخص کی ناک میں رسی پڑی ہے اور ایک آدمی اس کو کھینچ رہا ہے۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ یہ اللہ کے دربار میں اپنے آپ کو ذلیل کر رہا ہے۔ یعنی

عاجزی کررہا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فوراً حکم دیا کہ اس کی نکیل کاٹی جائے اور سیدھا ہو کر طواف کرے۔

اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کے سامنے ایک عورت پیش کی گئی کہ یہ خاموش رہتی ہے اور اس نے خاموش حج کی منت مانی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حکم دیا کہ وہ بات کرے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی خاموشی کی ضرورت نہیں۔ غرض یہ ہے کہ اس قسم کی فضول منتوں اور بدعات سے اپنے حج کو بچانا چاہیے اور صرف وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے جو رسول اللہ ﷺ نے کر کے دکھایا، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے حج کے موقع پر صحابہؓ کو کہا تھا کہ حج کے مناسک مجھ سے سیکھ لو۔ اسی طرح حج کی مقبولیت کیلئے حاجی کو چاہیے کہ گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا، فسق وفجور اور فضول چیزوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھے اور اگر گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا وغیرہ کیا تو پھر حج مقبول نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ تمام حجاج کو یہ توفیق دے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق حج ادا کریں اور حج مقبول کا درجہ حاصل کریں جو کہ جنت ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''حج مقبول کا اجر وثواب جنت ہے''

ہر سال حج کرنے کا رواج: اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر مشتمل ہے اور شریعت نے حج کی ترغیب دلائی ہے اور اسی طرح بار بار حج کرنا شرعاً پسندیدہ عمل ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''حج کے بعد عمرہ اور عمرے کے بعد حج کرتے رہے کیونکہ حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو اڑا دیتی ہے''۔ دوسری جگہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''حج مبرور کا اجر وثواب جنت ہی ہے''۔ یہ احادیث اور ان کے علاوہ دیگر احادیث اپنی جگہ مسلّم اور معتبر ہیں اور اس میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہے کہ نیک نیتی کے ساتھ کثرت سے عبادت کرنا اجر وثواب میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ اسی لئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ ترغیب مفادات کے حصول اور نقصانات کے ازالے سے جڑی ہوئی ہے۔ اگر بار بار حج کرنے سے فائدہ ہوگا تو ترغیب کی ہدایت اپنی جگہ پر قائم رہے گی لیکن بار بار حج کرنے سے فائدے کے بجائے نقصان ہوگا تو اس صورت میں ترغیب کا حکم خود بخود ختم ہو جائے گا۔

عصر حاضر میں اب جبکہ عازمین حج عالم اسلامی اور اقلیات اسلامی کے ہر حصے سے کثیر تعداد میں ارض مقدس پہنچنے لگے ہیں اور مکہ ومدینہ اور مشاعر المقدسہ میں دنیا کا سب سے بڑا دینی اجتماع ہوتا ہے اور ایسی صورت میں جب کہ شدید rush کے باعث متاثرین کی تعداد بڑھ رہی ہے اور اس نقصان سے مسلمانوں کی بڑی تعداد کو بچانے کیلئے احتیاطی تدابیر ضروری ہو گئی ہیں۔ اسی حوالے سے سعودی حکومت کا اقدام ایسی ہی اہم تدبیروں میں شمار کیا جائے گا۔ سعودی حکومت نے پچھلے چند برسوں سے یہ طے کیا ہے کہ کسی بھی سعودی شہری یا مقیم غیر ملکی کو پانچ سال سے قبل دوسرا حج کرنے کا اجازت نامہ نہیں دیا جائے گا۔ یہ اقدام حجاج کو بھیڑ بھاڑ rush سے بچانے اور

ایک دوسرے کو دھکم پیل سے بچانے کیلئے کیا گیا ہے۔ یہ اقدام rush اور دھکے بازی کے باعث جمرات، شیطان کو کنکریاں مارنے والی جگہ کے قریب حجاج کی مسلسل اموات اور انہی کی طرح دیگر نقصانات کے خطرہ کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ اس اقدام کی بدولت حجاج کی تعداد ہر سال داخلی طور پر کم ہوتی ہے۔ سعودی حکومت نے ہمیشہ حجاج کرام کی اچھی طرح خدمت کی ہے بلکہ سعودی قانون کے مطابق حاجی اگر زیادتی بھی کر جائے تو مقیم یا سعودی کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ حاجی کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرے بلکہ حجاج کو خطرات سے بچانا سعودی حکومت کے بنیادی فرائض میں شامل ہے۔ پانچ سال کی پابندی کو معاشرے میں تمام طبقوں کی جانب سے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے اور اسی وجہ سے پچھلے چند برسوں سے داخلی طور پر rush کم ہوا ہے۔

لیکن بعض مسلمان اس پابندی کو نظر انداز کر رہے ہیں اور وہ ہر سال کسی نہ کسی طریقے سے حج ادا کرنے کیلئے منیٰ، عرفات، مکہ میں پہنچ جاتے ہیں، یعنی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور جھوٹ، فریب اور رشوت دے کر حج کرتے ہیں، یہ اجر نہیں بلکہ معصیت ہے۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت دے اور قانون کا احترام کرنے کی توفیق دے، آمین۔ ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ بار بار حج کرنے سے انسان کو بھاری اجر وثواب ملتا ہے لیکن اگر اجر وثواب حاصل کرنے کے اس مفاد کا مقابلہ نقصانات سے کیا جائے تو نقصانات کے ازالے کو فوائد کے حصول پر ترجیح دی جائے گی، اور پھر ایک بات اور ہے اور وہ یہ کہ بار بار حج کرنا مستحب ہے اور مسلمانوں کو rush اور ازدھام سے اذیت دینا حرام ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایک حاجی ایک مستحب کام کرنے کیلئے حرام کام کا ارتکاب کیونکر کرے گا؟

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: آسانی کرو تشدد اور سختی سے بچو، لہٰذا بار بار حج نہ کر کے حجاج کو آسانی کے ساتھ حج کے شعائر ادا کرنے کا موقع فراہم کرنا زیادہ بڑے ثواب کا کام ہے۔ اسی لئے بار بار حج سے اجتناب کریں، ان شاء اللہ، اللہ کی جانب سے اضافی اجر ملے گا، اور حج کے موقعہ پر ہمیشہ ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور لڑائی جھگڑے سے دور رہیں، امن وسکون کے ساتھ حج ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے اور نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

جامع مسجد اہل حدیث کوٹلہ آئمہ میں توحید وسنت کانفرنس

مورخہ 12 اکتوبر بروز اتوار جامع مسجد اہل حدیث کوٹلہ آئمہ میں توحید وسنت کانفرنس ہوئی جس کی صدارت رئیس الجامعہ نے کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا منظور احمد آف گوجرانوالہ، مولانا بابر فاروق رحیمی اور مولانا احتشام الحق بھوپال نے خطاب کیا۔ شاعر اسلام قاری عبدالوہاب صدیقی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔